اخلاص

تحریر: محمد رمضان یوسف سلفی فیصل آباد

اسلام میں عبادت کی اصل روح اخلاص ہے۔ عربی لغت میں اخلاص کے معنی خالص کرنے کے ہیں۔ یعنی جو نیک کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے کیا جائے اور اس میں ریا و نمود اور کوئی دنیاوی غرض یا حصول منفعت نہ ہو۔ لیکن اس حقیقت سے باخبر ہونے کے باوجود بعض لوگ فقط نمود و نمائش اور شہرت کیلئے نیک کام کرتے ہیں۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے دکھلاوے کے عمل سے منع فرمایا ہے۔ اور وہی عمل قابل قبول گردانا ہے۔ جو کہ خلوص نیت سے کیا جائے۔ جیسا کہ فرمایا۔۔۔۔ "انما الاعمال بالنیات" سب کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اور ہر انسان کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جو حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہجرت کرے تو اس کی ہجرت اسی کام کیلئے ہے۔ (صحیح بخاری)۔ ایک حدیث میں نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ۔۔۔۔ "من صام یرائی فقد اشرک، ومن صلیٰ یرائی فقد اشرک، ومن تصدق یرائی فقد اشرک" جس نے دکھلاوے کیلئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھلاوے کیلیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلاوے کیلئے صدقہ دیا اس نے شرک کیا۔ (بیہقی وترغیب)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ دجال کا ذکر سن کر آپؐ نے فرمایا: میرے نزدیک دجال سے بھی زیادہ ڈرنے کی چیز "شرک خفی" ہے۔ یعنی آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور محض اس لئے پڑھتا جائے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ)

ایک روایت میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں تمھارے بارے میں سب سے زیادہ جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے۔ پوچھا گیا شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ریاء۔۔۔۔ (رواہ احمد)

اور بیہقی میں ہے کہ اللہ جس دن اپنے بندوں کو اعمال کی جزاء دے گا۔ اس دن فرمائے گا کہ جاؤ جن کو تم دنیا میں اپنے اعمال دکھایا کرتے تھے دیکھو، وہاں تم اپنے اعمال کی جزاء اور بھلائی پاتے ہو؟

ایک حدیث میں ہے کہ جو پروپیگنڈہ کرے گا۔ اللہ اس کی تشہیر کرے گا اور جو دکھلاوا کرے گا اللہ اسے ذلیل و رسوا کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں نبی کریم ﷺ، ریاکار کی رسوائی کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ۔۔۔۔ جس نے اپنا عمل لوگوں میں سنایا ہو اللہ اس کو مخلوق کے سامنے سنا کر ذلیل و رسوا کرے گا۔ (بیہقی)

اور حدیث میں ہے۔ کہ۔۔۔۔ "لا یقبل اللہ عملا فیہ مثقال حبة من خردل من ریاء" جس عمل میں رائی کے دانے کے برابر ریا ہو گا، اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول نہیں فرمائے گا۔ (ترغیب)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ دکھلاوے کا عمل قبول نہیں ہوتا بلکہ یہ کام بہت بڑا گناہ بھی بن جاتا ہے۔ حتی کہ اس کی برائی

شرک کے برابر پہنچ جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ توحید اس کے سوا کچھ نہیں کہ انسان صرف اللہ کا بندہ اور اسی کی رضا کا طلب گار ہو۔ اسی میں فلاح ہے اور یہی چیز اجر کا باعث ہو سکتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور تمھاری دولت کو نہیں دیکھتا وہ تمھارے اعمال اور دلوں کو دیکھتا ہے۔ (صحیح مسلم)

لہٰذا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی، اور دیگر عبادات کی ادائیگی کرتے وقت صرف اللہ کی رضا کا مقصد ذہن میں ہونا چاہیئے۔ اس اخلاص کو تقویٰ کے ساتھ بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (**لن ینال اللہ لحو مھا ولا دمآ نھا و لکن ینالہ التقویٰ منکم**) (سورۃ الحج)۔ اللہ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے اور نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمھارے دلوں کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔"

جب یہ ثابت ہے کہ نمود و نمائش اور ریاء والا عمل قابل قبول نہیں تو پھر کیوں اس فعل نامعقول کا ارتکاب کیا جائے۔ عمل چاہے تھوڑا ہو لیکن اس میں اخلاص ہونا چاہیئے۔ حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ مجھے یمن کا گورنر بنا کر بھیجنے لگے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے وصیت کیجئے۔ تو آپؐ نے فرمایا: اپنے دین میں اخلاص رکھو تھوڑا کام بھی تم کو کافی ہے۔ (ترغیب)

میرے پیارے بھائیو: شیطان ہمارا ازلی دشمن ہے۔ یہ ہمیں مختلف انداز و اطوار سے نقصان پہنچاتا ہے۔ اس لعین کے دام فریب میں آکر ریاء اور نمود کا ارتکاب کر کے اپنے اعمال ضائع نہ کر لیجئے۔ اگر آپ نے ایسا کر لیا تو پھر یقیناً یہ آپ کا بہت بڑا نقصان اور خسارا ہے۔ جس کی تلافی صدق دل سے اسلامی احکامات و عبادات کی بجاآوری سے ہی ممکن ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ بھی اسی بات کا متقاضی ہے۔ کہ۔۔۔۔ (فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین) (الزمر۔ ۲) یعنی اللہ کی عبادت و اطاعت دل سے اور خلوص اعتقاد سے کرو۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے شہید کا فیصلہ کیا جائے گا۔ میدان حشر میں اللہ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا۔ وہ پہچان لے گا۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ "**فما عملت فیھا**؟" تم نے ان نعمتوں کے مقابلہ میں کیا عمل کیا؟ شہید جواب دے گا "**قاتلت فیك حتی استشھدت**" یعنی میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید کر دیا گیا۔ اللہ فرمائے گا۔ "کذبت" تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو نے میری خوشنودی کیلئے جہاد نہیں کیا بلکہ اس لئے قتال و جہاد کیا تاکہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص کتنا بہادر ہے۔ "**فقد قیل**" پس تو یہ کہا گیا اور دنیا میں میری بڑی تعریف و توصیف کی گئی۔ "**ثم امر بہ مسحب علی وجھہ حتی القی فی النار**" پھر حکم دیا جائے گا کہ اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ پھر اسی طرح کا معاملہ قرآن کے قاری اور عالم کے ساتھ کیا جائے گا۔ اور پھر ایک تیسرے شخص کو لایا جائے گا۔ جو کہ ریاکار سخی ہوگا۔ اس کا فیصلہ بھی پہلے دونوں شخصوں مجاہد اور عالم کی طرح ہوگا۔ اور اسے بھی جہنم واصل کیا جائے گا۔ اس واقعہ کو بیان کر کے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ۔۔۔۔ **اولئك الثلثة اول خلق اللہ تسعر بھم النار یوم القیمہ** "یہ تینوں سب سے پہلے دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور قیامت کے دن آگ سب سے پہلے انہی تینوں سے بھڑکائی جائے گی۔ (ترغیب)

ہم نے انتہائی اختصار کے ساتھ یہ چند باتیں پیش کی ہیں دعا ہے کہ اللہ رب العزت خلوص نیت سے نیک افعال کرنے کی توفیق دے اور ریاء و نمود کے عمل سے محفوظ رکھے کہ جس سے روز محشر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔ آمین یارب العالمین۔

حقوق نسواں یا فحاشئ نسواں

از : ڈاکٹر عبدالسمیع کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ

پاکستان دنیا کی ایسی مملکت ہے جو نظریہ اسلام پر معرض وجود میں آئی ہے۔ دنیا کی سب سے پہلی اسلامی ریاست مدینہ منورہ میں حضور رسالت مآب ﷺ نے قائم فرمائی تھی۔ اس وقت سے لے کر اب تک اسلامی نظریہ پر قائم ہونے والی تمام ریاستوں کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ قیام پاکستان کے وقت لوگوں نے لاالہ الااللہ پر اپنی جانیں، مال، عزت وآبرو سب کچھ قربان کر دیا تھا۔ اور بے خانماں برباد ہو کر آنے کے باوجود اس سرزمین پر قدم رکھتے ہی اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔ اس کی مٹی کو چوما اور پھر فضا اللہ اکبر کے ولولہ انگیز نعروں سے گونج اٹھی اور ان کے تمام مصائب، تباہی و بربادی کی ٹیسیں اور کرب اس میں تحلیل ہو گئے۔ اس یقین اور ایمان کے ساتھ کہ یہ خطہ ارض اسلام کا گہوارہ ہو گا۔ قرآن و حدیث کے تابع زندگی بسر ہو گی۔ فضائیں امن و سکون سے معمور ہوں گی۔ عدل و انصاف کا دور دورہ ہو گا۔ کسی سے ظلم زیادتی نہیں ہو گی۔ کسی کا حق مارے جانے کا تصور نہیں ہو گا۔ لوگوں کی جان و مال، عزت وآبرو کا ضامن اللہ کا قانون ہو گا، کسی کی عزت نفس مجروح نہیں ہو گی۔ لیکن بد قسمتی سے قیام پاکستان کیک فور اًبعد ہی مغربیت اور کمیونزم کے کینسر میں مبتلا گروہ نظریہ پاستان کے خلاف اپنی مکروہ اور گھناؤنی سازشوں کے ذریعے لادینیت کے انتہائی موذی جراثیم اس کے نظریاتی جسم میں داخل کرنے لگے۔ اس کا شرقی حصہ زیادہ عرصے تک اس کا مقابلہ نہ کر سکا اور اس کی قوت مدافعت دم توڑ گئی۔ مغربی حصہ کچھ سخت واقع ہوا جو ابھی تک نظریہ پاکستان کے آکسیجن ٹینٹ میں پڑا سسک رہا ہے۔ خطرات ہنوز منڈلا رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ساری دنیا سے کمیونزم کا جنازہ نکل چکا ہے لیکن مغربیت کی گندگی کے ڈھیر کا تعفن ہماری فضا کو مکدر کئے ہوئے ہے۔ اس غلاظت کے ڈھیر کو اٹھوانے کے ذمہ دار لوگ بے حس ہو چکے ہیں۔ اپنے ذاتی مفادات کی بھینٹ اس نظریہ کو چڑھا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جو حقوق انسان کے تحفظ اور اس کی عزت و احترام کے لئے عطا کیا ہے۔ دنیا کا کوئی قانون، آئین اور معاشرہ آج تک نہیں دے سکا۔ ہم لوگ ابھی تک اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں کچھ عرصہ پہلے سینٹ کے اجلاس میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے سلسلے میں بحث ہوئی۔ اخبارات میں اس سلسلے میں مغرب نواز لوگوں کے بیانات کی بھر مار شروع ہوئی۔ ایسا لگتا تھا جیسے ملک میں زلزلہ آگیا ہے۔ آسمان ٹوٹ پڑا ہے۔ ایک قیامت برپا ہو گئی۔ پنجاب ویمن لائرز ایسوسی ایشن کی چیئرپرسن عاصمہ جہانگیر کا بیان ملاحظہ ہو۔

"اسلامی قوانین کے ذریعے خواتین کا مقدر ملاؤں کے ہاتھ میں دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ (جنگ 15 مئی) ایسوسی ایشن کی طرف سے عاصمہ جہانگیر نے کہا اس قانون کو پاس کرا کے ملا حکمرانی کو نافذ کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا آج جب مسئلہ کشمیر پر سب کی نگاہیں ہیں۔ اس قانون کو پاس کرا کے دراصل مسئلہ کشمیر سے عوام کی توجہ ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خواتین کے مقدر کو بنیاد پرست ملاؤں کے ہاتھ میں دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر یہ قانون پاس ہو گیا تو پیپلز پارٹی تباہ ہو جائے گی۔"

یہ کوئی نئی بات نہیں اس سے پہلے بھی محترمہ عاصمہ جہانگیر اسی طرح کی بے تکی اور غیر منطقی باتیں کرتی رہی ہیں۔ چند برس پہلے انہوں نے حضور رسالت مآب ﷺ کی شان اقدس میں گستاخانہ اور نازیبا الفاظ استعمال کیے تھے۔ جس پر بڑا شور اٹھا تھا۔

چند برس پہلے محترمہ نے امریکن ٹیلیوژن کے نمائندے کو انٹرویو کے دوران کہا تھا کہ اگر تم میرے کندھے پر بھی ہاتھ رکھ دو تو میرے خلاف حدود کے تحت مقدمہ درج ہو جائے گا۔ اور میں سلاخوں کے پیچھے ہونگی اس سے بدترین مذاق اسلام کا اور کیا اڑایا جاسکتا ہے ؟

سورۃ الانفال میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے"۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ کیا اسلام ملاں ہے یا ملاں اسلام ہے۔ اسلام تو مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس میں کسی قسم کا کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا وہ اٹل اور حرف آخر ہے۔ ملاں تو کیا اللہ کے نبی ﷺ کو بھی اس میں کمی بیشی کا اختیار حاصل نہیں۔

سورۃ الحاقہ میں فرمایا : یہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اگر نبی ﷺ نے خود گھڑ کر کوئی بات ہماری طرف منسوب کی تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔ یہ تو اسلام نہیں ہے کہ جو باتیں ہماری مرضی کے تابع ہوں انہیں قبول کرلیں اور جن کی زد میں ہماری ذات آتی ہو اسے ملاں کے ذہن کی فحاشی قرار دے کر بری الذمہ ہو جائیں اور اپنے مطلب کے فلسفے ایجاد کرلیں۔

سورۃ المائدۃ میں ارشاد ہوا ہے :۔ آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے۔ اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کرلیا ہے۔

سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ :اسلام کے سوا جو شخص کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہے اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔ اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہیگا۔ ان کھلے اور واضح احکامات کے بعد بھی کون بدبخت موشگافیاں نکال سکتا ہے۔ کہ اسلام مکمل ضابطہ حیات نہیں یا اس میں خامیاں اور کمزوریاں ہیں۔ اور موجودہ دور میں قابل عمل نہیں۔ نعوذباللہ یا پھر اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ تھا کہ ایسی ذہین اور فطین محترمہ کا دور بھی آیگا جو اللہ تعالیٰ کو بھی جمہوریت کا راستہ دکھا دیں گی۔ بلکہ اسکی بھول چوک خامیوں اور کمزوریوں کی نشان دہی کریں گی۔ العیاذ باللہ

سورہ الانعام میں ارشاد ہوتا ہے۔ "اللہ تعالیٰ کی باتوں کے بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔" اگر انہیں اسلام سے اتنی چڑ ہے اور اس کے نام سے الرجک ہیں تو اس ملک کا پیچھا چھوڑ کر یہاں سے چلی کیوں نہیں جاتیں ؟ یہ ملک تو اسلام کے نام پر ہی وجود میں آیا ہے۔

اللہ کا قانون کسی خود ساختہ قانون کو نہیں مانتا وہی اکمل اور سب سے بالاتر ہے۔

سورۃ الرعد میں ارشاد ہوتا ہے۔ "کیا تم اللہ کو ایک نئی بات کی خبر دے رہے ہو جسے وہ اپنی زمین میں نہیں جانتا یا تم لوگ بس یونہی جو منہ میں آتا ہے کہہ ڈالتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے دعوت حق ماننے سے انکار کیا ہے۔ ان کے لئے ان کی مکاریاں خوشنما بنا دی گئیں ہیں اور وہ راہ راست سے روک دیئے گئے ہیں پھر جس کو اللہ گمراہی میں پھینک دے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ہے"

کیا اس ملک میں اس کو عورت کہا جاتا ہے جو مغرب پرستی کا شکار ہیں اور انہی کے حقوق کی بات کی جاتی ہے۔ باقی کروڑوں عورتیں جو اس ملک کی باسی ہیں کیا وہ عورتیں نہیں ان کے حقوق نہیں۔ خواتین کے حقوق کی علمبردار بیگمات نے ان عورتوں کو سڑکوں پر بجری ڈالتے روڑی کوٹتے، بھٹوں پر اینٹیں بناتے، دیہاتوں میں کھیتوں اور کھلیانوں میں مزدوری کرتے نہیں دیکھا۔ ان کے پاس جانے اور انکے مسائل معلوم کرنے کی کبھی زحمت گوارا نہیں کی ہے۔ مینا بازار منعقد کرنا، ورلڈ کپ کرکٹ کے نام پر گانے کی

محفلیں سجانا، ہوٹلوں اور کلبوں میں ثقافتی شو کے نام پر بے ہودگی اور بے شرمی کا طوفان برپا کرنا، ائرکنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر اسلام کا مذاق اڑانا علماء کرام کی تضحیک کرنا کیا یہ عورت کے حقوق میں شامل ہے۔

اس کرہ ارض پر سب سے پہلے اسلام نے عورت کو وہ حقوق عطا کیے ہیں جن کی کہیں نظیر نہیں ملتی۔ اور دنیا کا کوئی قانون اور معاشرہ عورت کو وہ حقوق نہیں دے سکا جو اسلام نے دیے ہیں۔ اسلام نے اسے عزت اور عظمت بخشی اس کے پاؤں تلے جنت رکھ دی اسے اعلیٰ وارفع مقام عطا کیا۔ اور تقدس مآب بنادیا۔ وراثت کا حق دیا۔ کیا اس نام نہاد ترقی یافتہ اور مہذب دور میں کوئی ایسا معاشرہ موجود ہے جو عورت کو یہ سب حقوق دیتا ہے۔ مغرب میں عورت اس وقت تک عورت ہے جب تک اس میں جنسی کشش موجود ہے۔ اس کے بعد اس کا ٹھکانہ محتاج گھر ہیں۔ یہ وہی عورت ہے جس کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ شوہر کی موت پر اس کیساتھ ستی ہونا پڑتا تھا۔ سر مونڈھ کر راہبہ بنادیا جاتا تھا۔ اب بھی ایسا ہوتا ہے۔ ایک عورت کے بیک وقت کئی کئی آشنا ہوتے تھے۔ عورتوں کی باقاعدہ منڈیاں لگتی تھیں۔ کیا ان لعنتوں کو سب سے پہلے اسلام نے نہیں ختم کیا؟ مغرب کی مادر پدر آزادی نے عورت کو بے حیائی، فحاشی، عریانی اور زناکاری کے سوا کیا دیا ہے؟ جہاں ناجائز بچوں کی بھرمار سے طلاقوں کا طوفان برپا ہے۔ کیا مغرب زدہ خواتین یہاں بھی ایسی ہی آزادی چاہتی ہیں؟

محفلوں کی زینت بنا عورت کی بدترین توہین اور تذلیل ہے۔ اللہ نے تو اسے بڑا رتبہ دیا ہے۔ اور عزت عظمت سے نوازا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس نے سب کے حقوق متعین کر دیے ہیں۔ جن میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ عورت کے حقوق کی تحفظ بیگمات نے کبھی ایسی غیر انسانی، فرسودہ اور غیر اسلامی رسومات ظلم و زیادتی کے خلاف بھی آواز اٹھائی ہے؟ مسئلہ تو یہ ہے کہ جو بات ان کی مرضی کے مطابق ہو وہ تو ہے اسلام ورنہ ملائیت۔

سورۃ البقرۃ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "ایسی ہی باتیں ان سے پہلے لوگ بھی کیا کرتے تھے"

کیا عورتوں کے حقوق اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود اور احکامات کے اندر رہ کر حاصل نہیں کئے جاسکتے؟ جو دنیا میں عورتوں کو کہیں حاصل نہیں۔ پوری دنیا میں عورتوں کو کم درجہ حاصل ہے۔ صرف اور صرف اسلام نے عورت کو اعلیٰ مقام عطا کیا۔

سورہ البقرۃ میں ارشاد ہوتا ہے۔ "عورتوں کے لئے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے۔ اور سب پر اللہ غالب و اقتدار رکھنے والا حکیم و دانا ہے۔"

جس آزادئ نسواں اور عورتوں کے حقوق کی بات یہ محترمہ کر رہی ہیں اسلام ایسی خرافات اور فحاشی و عریانیت کی قطعی اجازت نہیں دیتا۔ اسی لئے اس نے حلال، طیب اور معروف طرز عمل اپنانے کا حکم دیا ہے۔ جس میں کوئی خرابی اور ٹیڑھا پن نہیں اس میں بھی عورت کے حقوق کو مقدم رکھا گیا ہے۔

یہ مانا ہم نے، تجھ کو عیش دنیا کا میسر ہے — فراغ دل ترقی سامنے ہے عفت یاور ہے
شراب بے خودی کا شوق ہے لبریز ساغر ہے — نہ شرم آنکھوں میں دنیا کی نہ دل میں خوف محشر ہے
مگر واضح رہے تیری یہ بربادی کے ساماں ہیں — نظر آتے ہیں جو جلوے تجھے، خواب پریشاں ہیں